© rasailojaraid.com

تبصرہ نگار: ع.غ.

تبصرہ کتب

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے ارسال کرنا ضروری ہے' کتابچہ نما رسالوں پر تبصرہ نہیں کیا جائے گا' ادارہ

فانی زندگی کے چند ایام، تالیف: شیخ الحدیث مولانا حسن جان شہیدؒ، ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابو ہریرہ، خالق آباد ضلع نوشہرہ، صفحات: ۱۵۴

شیخ الحدیث مولانا حسن جان شہید رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اکابر علماء میں ہوتا تھا۔ قدرت نے ان کو عوام وخواص میں یکساں مقبولیت سے نوازا تھا اور ان کی شخصیت کو بے پناہ صلاحیتوں سے مالا مال کیا تھا، وہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر اور جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی راہنما رہے، چارسدہ سے عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اور ممتاز سیاستدان ولی خان مرحوم کے مقابلہ میں جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے پہلی مرتبہ الیکشن لڑا اور کامیاب ہو کر قومی اسمبلی میں پہنچے، عظیم دینی درسگاہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں دو سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں، اس دو سالہ عرصے میں امیر جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمان، جامعہ عثمانیہ پشاور کے بانی ومہتمم مفتی غلام الرحمٰن، مشہور شاعر اور جامعہ حقانیہ کے مدرس مولانا محمد ابراہیم فانی اور ماہنامہ القاسم کے مدیر مولانا عبدالقیوم حقانی نے بھی ان سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ دیگر کئی مدارس میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے آخر میں جامعہ امداد العلوم پشاور میں صحیح بخاری کا درس دیا کرتے تھے کہ سنگدل قاتلوں کی گولیوں کا نشانہ بنے اور شہید کر دیے گئے۔

''فانی زندگی کے چند ایام'' کے نام سے زیر نظر کتاب ان کی خودنوشت سوانح حیات ہے جو''ماہنامہ القاسم'' کے شماروں میں حضرت کی زندگی میں قسط وار شائع ہوتی رہی ہے، اس میں ولادت وتعلیم سے لے کر تادم تحریر ان کے حالات زندگی جامعیت اور اختصار کے ساتھ آگئے ہیں۔ مختلف ممالک کے اسفار خصوصاً جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کا تعلیمی سفر، وہاں کی ایمان افروز داستان اور جمہوریہ ازبکستان کی معلومات افزاء روداد قابل ذکر ہیں، عصری ودینی تعلیمی مراحل کی مکمل تفصیل بھی اس میں آگئی ہے اور اساتذہ وشیوخ کا تذکرہ بھی اس میں شامل ہے۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کے قیام کا مقصد اور پس منظر اور وہاں کے مشہور ومعروف شیوخ کا تذکرہ بھی شامل کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گیا ہے، جن میں شیخ محمد الامین شنقیطیؒ اور علامہ ناصر الدین البانیؒ خاص کر قابل ذکر ہیں، ان دو شخصیات کا تذکرہ خصوصیت کے ساتھ تفصیل سے کیا گیا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ البانیہ کے مہاجر تھے، اپنے والدین کے ساتھ البانیہ سے ہجرت کر کے شام ''دمشق'' میں رہائش پذیر ہو گئے تھے، غالباً شیخ بہجۃ الفیطار مرحوم اہل حدیث عالم کی صحبت کی بناء پر غیر مقلد ہو گئے تھے۔ جبکہ ان کے والد پکے حنفی تھے اور البانیہ میں سب احناف ہیں۔

علامہ البانی کے ساتھ حضرت کے مختلف اختلافی موضوعات پر نجی مجالس میں بحث ومباحثے اور مذاکرے بھی ہوئے، ان مذاکروں اور مباحثوں سے حضرت کی علمی گہرائی اور نہایت پختہ اور متین انداز گفتگو کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جبکہ وہ ان کے فراغت کے بعد کا ابتدائی زمانہ تھا، ان مذاکروں کو افادیت اور دلچسپی کی غرض سے یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

''شیخ البانی نے مجھے ایک نجی مجلس میں کہا کہ ''آپ کیوں تقلید کرتے ہیں؟'' تو میں نے نہایت ادب واحترام کے ساتھ عرض کیا کہ میں عجمی ہوں اور مجھے کتاب وسنت کے سمجھنے میں کسی عالم کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے تو آپ نے فرمایا کہ ''یہ تو ٹھیک ہے مگر آپ مردوں کی بجائے زندہ علماء کی طرف رجوع کیوں نہیں کرتے؟'' میں نے عرض کیا کہ ''تشریح اور استنباط اور مسائل جو پرانے علماء سے نقل ہیں وہ تو کتابوں میں زندہ ہیں وہ تو مرتے نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان پرانے علماء کی دیانت، تفقہ، تقویٰ اور للہیت پر بعض مسائل میں اختلاف کے باوجود تمام امت کا اتفاق ہے اور موجودہ زندہ علماء کی دیانت، تقویٰ اور للّٰہیت پر وہ اعتماد نہیں'' تو حضرت خاموش ہو گئے۔

دوسری مجلس میں جب ہم مکتبہ نمنکانی بالمقابل باب الرحمۃ میں بیٹھے تھے، فرمانے لگے کہ ''بیس رکعات تراویح خلفاء راشدین سے نقل نہیں ہیں۔'' تو میں نے عرض کیا کہ ''خلفاء راشدین کا زمانہ ۴۰ھ پر ختم ہو جاتا ہے اور امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا زمانہ تقریباً سن ۸۰ھ سے شروع ہوتا ہے اور یہ چاروں امام بیس رکعات کے قائل ہیں اور حرمین شریفین والے بھی اسی بیس پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو سن ۴۰ھ اور سن ۸۰ھ کے درمیان کون سی ایسی ہستی یا حکومت گزری ہے جس نے آٹھ رکعات سے بیس کرائی اور تمام عالم اسلام نے اسے بغیر چون وچرا کے قبول کر کے اس پر عمل کیا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھے معلوم نہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ یہ مقام تو خلفاء راشدین کو حاصل تھا کہ ان کے مسائل پر عالم اسلام بلا چون وچرا متفقہ طور پر عمل پیرا ہو جاتے تھے.........''

''ایک دفعہ صفات متشابہات کے سلسلے میں فرمانے لگے کہ ''ان کے معانی معروف اور معلوم

© rasailojaraid.com